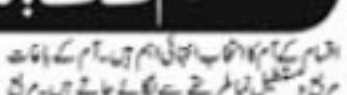

روزنامہ پاکستان ملتان
چیف ایڈیٹر: مجیب الرحمٰن شامی
THE DAILY
PAKISTAN
MULTAN
ایڈیٹر: عمر مجیب شامی
جلد 28 | منگل 16 ذی الحج 1439ھ 28 اگست 2018ء 13 بھادوں 2075 بکرمی صفحات 12، قیمت 15 روپے | شمارہ

آم کے نئے باغات کی داغ بیل

آم کو برصغیر پاک و ہند میں اپنی لذت اور ذائقہ کی وجہ سے پھلوں کا بادشاہ کہا جاتا ہے۔ آم پاکستان میں ترشاوہ پھلوں کے بعد سب سے زیادہ رقبہ پر کاشت ہونے والا پھل ہے۔ پاکستان میں آم کے زیر کاشت کل رقبہ کا 65.10 فیصد پنجاب میں جبکہ 34.44 فیصد صوبہ سندھ میں ہے۔ اس وقت پنجاب میں آم کی اوسط پیداوار 13.43 اور صوبہ سندھ میں 6.44 ٹن فی ایکڑ ہے۔ پنجاب میں اوسط پیداوار زیادہ ہونے کی بنیادی وجہ یہاں کی آب و ہوا ہے۔ عمدہ کوالٹی کی حامل اقسام اور موزوں آب و ہوا کی موجودگی کے باوجود پاکستانی آم اپنے ذائقہ اور مٹھاس کی وجہ سے دنیا بھر میں مشہور ہے۔ اب تک پاکستان آم کی کل پیداوار کے 5 فیصد سے زیادہ برآمد نہیں کر سکے۔ برآمد نہ ہونے کی بنیادی وجوہات میں باغبانوں کی اچھی کوالٹی کے پھل پیدا کرنے کے لئے ضروری عوامل کے بارے میں ناقص معلومات، کیڑوں اور بیماریوں کے تدارک کے لئے نامناسب حکمت عملی، غیر موزوں زمینوں کا استعمال، غیر موزوں طریقہ برداشت اور برداشت کے بعد ناقص سنبھال اور پھل کی برآمد کے لئے مناسب پالیسی کا فقدان شامل ہیں۔

پنجاب میں ملتان، رحیم یار خان، بہاولپور، لودھراں، خانیوال، وہاڑی، مظفرگڑھ اور ڈی جی خان کے اضلاع میں آم کے باغات انتہائی کامیابی سے لگائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ جھنگ، فیصل آباد، بہاولنگر اور ساہیوال میں بھی آم کے باغات کی کاشت ممکن ہے۔ آم کے باغات ایسی زمینوں میں کامیاب ہیں جن کا کیمیائی تعامل (pH) 6.5 سے 7.5 تک ہو جبکہ 8.5 کیمیائی تعامل والی زمینوں میں بھی آم کی کاشت ممکن ہے۔ مالدہ، دوسہری، لنگڑا، ثمر بہشت چونسہ، سندھڑی، سفید چونسہ اور رٹول-12 آم کی سفارش کردہ اقسام ہیں۔ آم کی فی پودا پیداوار اوسطاً 90 سے 450 کلوگرام ہے۔ آم کے باغات لگانے کیلئے مناسب آب و ہوا اور زمین کا انتخاب، اچھی کوالٹی کے پودوں کی فراہمی، مناسب منصوبہ بندی اور بہتر اقسام کے آم کا انتخاب انتہائی اہم ہیں۔ آم کے باغات مربع، مستطیل اور تکونی طریقے سے لگائے جاتے ہیں۔ مربع نما طریقہ مستطیل نما طریقے کی نسبت زیادہ بہتر ہے۔ اگر باقاعدگی سے آم کے پودوں کی کانٹ چھانٹ کی جائے تو مستطیل طریقے سے فی ایکڑ پودوں کی تعداد میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ مستطیل طریقہ میں مشرق سے مغرب زیادہ فاصلہ جبکہ شمال و جنوب کی طرف کم فاصلہ رکھا جاتا ہے۔ مالدہ، لنگڑا، سندھڑی، ثمر بہشت چونسہ اور انور رٹول وغیرہ بڑے قد والی جبکہ دوسہری، انور رٹول، رٹول نمبر 12 اور سفید چونسہ وغیرہ چھوٹے قد والی اقسام ہیں۔ جدید کاشتکاروں کے قریب قریب لگا دیا جائے تو پھلدار پودوں کی فی ایکڑ زیادہ تعداد اور زیادہ پیداوار کا رجحان بہت مقبول ہوتا جا رہا ہے۔ اس میں پودوں کی جسامت مناسب حد تک رکھی جاتی ہے جس سے ان کی دیکھ بھال آسان، فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ اور اچھی کوالٹی کے پھل کا حصول ممکن ہے۔ اس سے پیداواری اخراجات بھی بہت کم ہو جاتے ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے آم کی درمیانی اور چھوٹی اقسام کی کم فاصلے پر کاشت شروع ہوئی لیکن بڑے قد والی اقسام زیادہ فاصلے پر کاشت کی جاتی تھیں۔ اب جدید پیداواری ٹیکنالوجی کے استعمال، ہر سال باقاعدگی سے کانٹ چھانٹ اور پیداوار بڑھانے والے گروتھ ریگولیٹرز کے استعمال سے آم کی تمام اقسام کو کم فاصلے پر کاشت کرنا ممکن ہو گیا ہے۔ زرعی ماہرین کے مطابق آم کے پودے منتقل کرنے سے پہلے پلانٹنگ بورڈ کی مدد سے پودوں کے لگانے کی جگہ کی نشاندہی کی جائے۔ نشان شدہ جگہ پر 1×1×1 میٹر سائز کا گڑھا کھودا جائے اور اوپر والی ایک فٹ کی مٹی کو علیحدہ رکھا جائے۔ ان کھودے ہوئے گڑھوں کو 2 سے 3 ہفتے کھلا رکھا جائے تاکہ گڑھوں میں موجود بیماریاں پھیلانے والے جراثیم ختم ہو جائیں۔ پھر ان گڑھوں کو اوپر والی ایک فٹ کی مٹی، بھل اور گلی سڑی گوبر کی کھاد برابر مقدار یعنی (1:1:1) کی شرح سے اچھی طرح ملا کر بھر دیا جائے اور پھر کھیت کو پانی لگا دیا جائے۔ آبپاشی کے بعد گڑھے والی مٹی تھوڑی سی نیچے بیٹھ جاتی ہے تو وتر آنے پر دوبارہ مٹی ڈال دی جائے اور گڑھے والی جگہ کی سطح عام زمین سے 4 سے 5 انچ اونچی کی جائے۔ آج کل سفارش کردہ طریقے کے مطابق قطاروں کا درمیانی فاصلہ 27 فٹ جبکہ پودوں کا درمیانی فاصلہ 22 فٹ رکھا جاتا ہے جس سے فی ایکڑ قطاروں کی تعداد 8 اور فی قطار پودوں کی تعداد 9 جبکہ فی ایکڑ پودوں کی تعداد 72 بنتی ہے۔ آم کے پودے سال میں 2 مرتبہ پہلی بار موسم بہار (فروری، مارچ) اور دوسری بار موسم برسات (اگست، ستمبر) میں لگائے جاتے ہیں۔ زرعی ماہرین سے صحت مند پودے منتخب کئے جائیں اور ایسے پودوں کا انتخاب کیا جائے جن کا تنا درمیانی موٹائی اور لمبائی 1.0 سے 1.3 میٹر ہو اور پودوں کی عمر 3 سال سے زیادہ نہ ہو۔ روٹ سٹاک اور سائن کی موٹائی برابر ہونی چاہئے۔ ایسا پودا انتخاب کیا جائے جس کی 3 سے 4 شاخیں ہوں تاکہ بہتر ہیئت والا پودا حاصل ہو سکتا ہے۔

زراعت نامہ

نوید عصمت کاہلوں

پیوند کی اونچائی زمین سے 9" سے 12" تک ہونی چاہئے۔ پودوں کے انتخاب کے بعد پلانٹنگ بورڈ کی مدد سے پودا لگانے کی جگہ کی نشاندہی کر کے گاچی کے ناپ کا گڑھا کھود کر پودا لگایا جائے۔ پودے کے گھیرے کو چاروں اطراف سے مٹی سے بھر دیا جائے اور اس بات کا خیال رکھا جائے کہ پودے کی گاچی ٹوٹنے نہ پائے۔ آبپاشی کے بعد وتر آنے پر پودے کی گاچی کے اردگرد بننے والی تمام دراڑوں کو گوڈی کر کے باریک مٹی سے بھر دیا جائے۔ موسم برسات سے پہلے آم کے زیر کاشت زمینوں کی حالت کو بحال کیا جائے تاکہ پانی دوران بارش کسی ایک جگہ اکٹھا نہ ہو بصورت دیگر پودوں کی جڑیں گلنے سے پودوں کے سوکھ جانے کا خدشہ ہو جاتا ہے۔ بارشوں کے زائد پانی کی نکاسی کے لئے باغ کے نشیب کی طرف کھیت کی لمبائی کے رخ 2 فٹ چوڑی اور 3 فٹ گہری کھال بنائی جائے۔

☆☆☆